نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

اے امت محمد ﷺ! اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ تو ہنسو گے کم اور روؤ گے زیادہ۔

(بخاری: الجمعہ ۱۰۴۴۔ مسلم: الکسوف)

امام ابن حجرؒ اس کی تشریح میں کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ اس خوف کے بیان کرنے میں کتنا ہی بہترین طریقہ اپنایا جیسا کہ ایک باپ اپنے بچوں کو کسی بڑی چیز سے ڈراتے ہوئے کہتا ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خوف دلاتے ہوئے کہا تھا ''یا فاطمۃ بنت محمد....'' اور پھر اپنے کلام کو ایک تواضع کے ساتھ ادا کیا کہ ''اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں....'' یعنی اگر تم اللہ کی عظیم قدرت اور اللہ مجرموں کے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہے یہ جان لو تو تم ہنسنا ہی چھوڑ دو۔ ہم اس جملہ میں نبی ﷺ کو اپنی امت سے محبت کو دیکھیں کہ جب وہ زیادہ دنیا میں مشغول ہو گئے تو اللہ کے نبی ﷺ ایک شفیق باپ کی طرح اپنے صحابہ کو خطرے سے ہوشیار کر رہے ہیں۔

(فتح الباری: ۲ صفحہ ۵۳۰: سورج گہن لگنے کے وقت صدقہ کرنے کا بیان)

۱- وقار :

كَانَ طَوِيلَ الصَّمْتِ قَلِيْلَ الضَّحِكِ

نبی ﷺ اکثر خاموش رہتے اور کم ہنستے تھے۔ (احمد: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ۴۸۲۲ صحیح الجامع)

اس لئے کہ زیادہ چپ رہنا یہ عزت کے بڑے ہی مضبوط اسباب میں سے ہیں اور یہ حکمت بھی ہے کیونکہ یہ چیز انسان کو زبانی غلطیوں سے محفوظ رکھتی ہیں اس لئے کہا گیا ہے کہ جس کی بات کم ہوگی اس کی غلطیاں بھی کم ہوگی اور وہ زیادہ غور و فکر بھی کر سکتا ہے۔

كَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا

نبی ﷺ ہنستے نہیں تھے بلکہ صرف مسکراتے تھے۔ (احمد، نسائی، حاکم: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ صحیح ۴۱۶۸ صحیح الجامع)

اللہ کے نبی ﷺ پر جب بھی کوئی خوشگوار گفتگو یا معاملہ ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ صرف مسکراتے تھے نہ کہ کھلکھلا کر ہنستے۔ اور یہ بہترین عادات میں شمار کیا جاتا ہے۔

۲- گفتگو میں احتیاط اور سامعین کا بھرپور خیال :

كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ

آپ اس طرح گفتگو فرماتے اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا تو گن لیتا۔

(متفق علیہ، ابوداؤد: عائشہ رضی اللہ عنہا، صحیح ۴۹۲۹ صحیح الجامع)

معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ اکثر کوشش کرتے تھے کہ کم الفاظ میں اپنی بات کو پوری کریں اور یہ ایک عظیم خطیب کی شان ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کے رسول ﷺ اپنی بات کو بالکل ٹھہر ٹھہر کر کہا کرتے تھے تاکہ ہر کوئی سمجھ لے۔

كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ كَلَامًا فَصْلًا
يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ

اللہ کے رسول ﷺ کی گفتگو بالکل جدا جدا ہوتی تھی جسکو ہر سننے والا سمجھ سکتا تھا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا: حسن ۴۹۲۶ صحیح الجامع)

۳- عبادت میں محنت و مشقت

عن الْمُغِيرَةَ قال

قَامَ النَّبِیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم حَتَّی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ
فَقِیلَ لَہُ غَفرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلا أَکُونُ عَبْدًا شَکُورًا

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے قدم مبارک میں سوجن اور ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا گیا اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ (پھر آپ اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں) آپ نے فرمایا : کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری: تفسیر القرآن ۴۸۳۶، مسلم)

اللہ رب العالمین نے نبی ﷺ کے تمام گناہ معاف کر دیئے پھر بھی نبی ﷺ بہت زیادہ کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ شکر گذاری کا طریقہ یہی ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے۔

۴- مسکراتا ہوا چہرہ

عَنْ جَرِیرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ مُنْذُ أَسْلَمْتُ
وَلَا رَآنِی إِلَّا تبَسَّمَ فِی وَجْہِی ...

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا نبی ﷺ نے کبھی مجھے نظر انداز نہیں کیا اور ہمیشہ مجھ سے مسکراتے ہوئے ملے۔

(بخاری: الادب ۶۰۹۰ مسلم: فضائل الصحابہ ۲۴۸۰)

اللہ کے رسول ﷺ جس کسی کو بھی دیکھتے مسکرا کر دیکھتے اور ایک مومن جب کسی مومن کو مسکرا کر دیکھتا ہے تو اس کے دل کو بہت ہی خوشی ہوتی ہے جیسا کہ دیکھنے میں آتا ہے۔

۵- شرم و حیا

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ
کَانَ النَّبِیُّ أَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِی خِدْرِھَا
فَإِذَا رَأَی شَیْئًا یَکْرَھُہُ عَرَفْنَاہُ فِی وَجْھِہِ

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں نبی ﷺ ایک باکرہ لڑکی سے زیادہ شرمیلے تھے۔ جب آپ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو اس کا اثر ہم آپ کے چہرہ پر بھانپ لیتے۔

(بخاری: الادب ۶۱۵۲۔ مسلم: الفضائل ۲۳۲۰)

اللہ کے رسول ﷺ بہت ہی زیادہ حیادار تھے جب بھی کوئی ناپسندیدہ کام اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے ہوتا تو آپ کے چہرے پر حیا ظاہر ہو جاتی اور ایسے اثرات نظر آتے جس سے صحابہ سمجھ جاتے کہ یہ کام غلط ہے۔

۶- ملنے جلنے والوں کے ساتھ عاجزی و انکساری سے ملاقات کرتے

کَانَ إِذَا لَقِیَہُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِہِ فَقَامَ مَعَہٗ قَام مَعَہٗ
فَلَمْ یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ ھُوَ الَّذِی یَنْصَرِفُ عَنْہٗ
وَ إِذَا لَقِیَہُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِہِ فَتَنَاوَلَ یَدَہ نَاوَلَہٗ إِیَّاھَا
فَلَمْ یَنْزَعْ یَدَہ مِنْہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ ھُوَ الَّذِی یَنْزِعُ یدَہ مِنْہ

وَ إِذَا لَقِيَ أَحداً مِنْ أَصْحابِه فتَنَاوَلَ أُذْنَه نَاوَلَه إِيَّاها
ثُمَّ لَمْ يَنْزِعْها حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِى يَنْزِعُهَا عَنْهُ

جب نبی ﷺ سے کوئی ساتھی ملاقات کرتا (اور وہ جانے کیلئے) کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ بھی اسکے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور واپس نہ ہوتے یہاں تک کہ وہ آدمی خود واپس چلا جائے۔ جب آپ کا ساتھی آپ سے ملاقات کرتے وقت آپ کا ہاتھ پکڑتا تو اسے اپنا ہاتھ تھما دیتے اور اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک کہ وہ خود اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا۔ اور جب آپ کا ساتھی آپ کے کان کو اپنے سے قریب کرتا تو آپ اپنے کان کو اس سے اور قریب کر لیتے اور اپنا کان اس کے منہ سے اس وقت تک نہ ہٹاتے جب تک کہ وہ خود آپ سے اپنا منہ دور نہ کر لے۔

(ابن سعد: انس رضی اللہ عنہ حسن: ۴۷۸۵ فی صحیح الجامع)

٦ - نبی ﷺ تعریف میں غلو اور مبالغہ کرنے والے کو پسند نہ کرتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ أَجَعَلْتَنِي وَاللَّهَ عَدْلًا
بَلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے مجھے اللہ کے برابر بنا دیا۔ یوں کہو جو صرف اللہ چاہے۔ (احمد: مسند بنی ہاشم) (صحیح، السلسلة الصحيحة: ۱۳۹)

۷- لوگوں کی اصلاح کرتے وقت ان کے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھتے

كَانَ النَّبِيُّ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ
لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ
وَلَكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا

نبی ﷺ کو جب کسی کے بارے میں کوئی غلط چیز معلوم ہوتی تو آپ یہ نہیں کہتے کہ فلاں یہ باتیں کرتا ہے۔ بلکہ آپ اس طرح اصلاح فرماتے اور کہتے ”آخر نہیں کیا ہو گیا ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں۔

(ابوداؤد: عائشہ رضی اللہ عنہا صحیح: ۴۶۹۲ صحیح الجامع الصغیر)

۸- کسی بھی کام کو کرتے وقت لوگوں کے حالات کا خیال رکھتے اور درجہ بدرجہ اسے آگے بڑھاتے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَهَا
أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَفَعَلْت

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم نے غور کیا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ڈالی ہوئی بنیاد کے بعض حصہ ہی میں کعبہ کی تعمیر کی۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد کے مطابق کعبہ کی تعمیر کیوں نہیں کر دیتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم ابھی نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں ایسا ضرور کرتا۔

(بخاری: الحج ۱۵۸۳۔ مسلم: الحج ۱۳۳۳)

۹- زھد اور قناعت

لَقَدْ رَأَیْتُ نَبِیَّکُمْ

وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ

یقیناً میں نے تمہارے نبی کو اس حال میں بھی دیکھا ہے کہ وہ اپنا پیٹ بھرنے کیلیئے سوکھی کھجور بھی نہیں پاتے تھے۔

(الزہد والرقائق: ۲۹۷۷) طبرانی: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ۔ صحیح: ۴۸۴۴ صحیح الجامع)

کَانَ رَسُولُ اللَّهِ یَبِیتُ اللَّیَالِی الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا وَأَهْلُهُ لَا یَجِدُونَ عَشَاءً

وَکَانَ أَکْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِیرِ

نبی ﷺ اور آپ کے اہل وعیال مسلسل کئی راتیں بھوکے پیٹ گذار دیتے تھے انہیں شام کا کھانا بھی میسر نہ ہوتا۔ ان کی روٹی اکثر جَو کی روٹی ہوتی تھی۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ ابن عباس حسن: ۴۸۹۵ صحیح الجامع الصغیر)

کَانَ النَّبِیُّ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ

نبی ﷺ کل کے لئے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھتے تھے۔

(ترمذی: انس رضی اللہ عنہ صحیح: ۴۸۴۶ صحیح الجامع الصغیر)

۱۰- غربت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا

أَنَّ النَّبِیَّ اِشْتَرَى طَعَامًا مِنْ یَهُودِیٍّ إِلَى أَجَلٍ

وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِیدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ دنوں کے لئے غلہ خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن میں رکھی۔

(بخاری: البیوع ۲۰۶۸، مسلم: المساقاۃ ۱۶۰۳)

غور کرنا چاہیئے آج کے رہنماؤں کو کہ جیسے ہی ان کے ہاتھ حکومت کی باگ دوڑ آتی ہے قوم وملت کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں لیکن ''اللہ اکبر'' نبی ﷺ جن کے ہاتھ بڑی بادشاہت ہے اس کے باوجود ان کا حال یہ ہے کہ اپنے کھانے کے لئے وہ اپنی چیزیں گروی رکھ کر لوگوں سے اناج لے رہے ہیں۔

۱۱- دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا

ایک لمبی روایت میں عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ
فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ
فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ
فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ
وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ
قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي
وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ
وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى
وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ
وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمْ الدُّنْيَا
قُلْتُ بَلَى

میں رسول اللہ ﷺ کے حجرہ میں داخل ہوا آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا ازار سمیٹ لیا اس وقت آپ کے جسم پر صرف ازار ہی تھا۔ اچانک میری نظر رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر پڑی جس پر چٹائی کے نشانات تھے پھر میں نے آپ کے پورے گھر کا جائزہ لیا تو تھوڑی سی جو تقریباً ایک صاع پایا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میری آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ اللہ کے رسول نے مجھ سے پوچھا عمر کیوں روتے ہو۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیوں نہ روؤں جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے پہلو پر چٹائی کا نشان ہے اور گھر میں یہ تھوڑا سا سامان۔ دوسری طرف قیصر و کسری ہیں جو پھلوں اور نہروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور اسکے دوست اور آپ کے پاس اتنا ہی سامان! آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب کے بیٹے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ!

(مسلم: الطلاق: ۱۴۷۹۔ بخاری: تفسیر القرآن: ۴۹۱۳)

۱۲-تقوی اور پرہیزگاری

قال ﷺ إِنِّى لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِى فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِى
فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا

میں اپنے اہل و عیال میں آتا ہوں اور ایک آدھ کھجور اپنے بچھونے پر پڑا ہوا پاتا ہوں لیکن جب اٹھا کر کھانے چلتا ہوں تو مجھے خوف ہوتا ہے کہیں یہ صدقہ کا نہ ہو تو میں اس کو ایک طرف رکھ دیتا ہوں۔

(احمد، متفق علیہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (صحیح) ۲۴۹۷ فی صحیح الجامع)

۱۳-سخاوت

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يَمْنَعُ شَيْئًا يُسْأَلُهُ

نبی ﷺ سے کوئی بھی چیز مانگی جاتی تو آپ کبھی بھی منع نہیں کرتے۔

(احمد: ابواسید الساعدی۔ صحیح ۴۸۷۱ صحیح الجامع)

كَانَ لَا يَكَادُ يُسْأَلُ شَيْئاً إِلَّا فَعَلَهُ

آپ کی عادت شریفہ تھی کہ کوئی بھی معاملہ آپ سے طلب کیا جاتا آپ اسکو ضرور پورا کرتے۔ (طبرانی: طلحہ رضی اللہ عنہ) (صحیح، صحیح الجامع: ۴۸۶۸)

۱۴-شجاعت وبہادری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ

وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ

فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ

فَاسْتَقْبَلَهُمْ النَّبِيُّ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ

وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا

وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ

فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے، سب سے زیادہ سخی، فیاض اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والے ایک آواز سن کر بہت زیادہ گھبرا گئے لوگ اس آواز کی طرف لپکے تو دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ ادھر سے واپس آرہے ہیں آپ تمام لوگوں سے پہلے ہی اس آواز کی طرف دوڑ پڑے تھے۔ اور آپ کہے جارہے تھے۔ گھبراؤ نہیں گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔ اس وقت آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے جس پر زین نہیں کسا گیا تھا۔ اور آپ ﷺ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز رفتار پایا۔

(بخاری: الادب ۶۰۳۳ مسلم فضائل ۲۳۰۷)

عن أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ

أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ

فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ

فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ

فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ (وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ

وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ

فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ : أَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ....أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ
ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَه

ابواسحاق سے روایت ہے ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوعمارہ کیا تم غزوۂ حنین سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے کہا ''اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے نہ پیٹھ پھیری اور نہ بھاگے بلکہ آپ کے نوجوان صحابہ اور کمزور لوگ بغیر ہتھیار کے آگے بڑھے اور پھر وہ بنی ہوازن اور بنی نصر کے تیراندازوں کے نشانہ پر آ گئے جن کا نشانہ مشکل سے خطا کرتا ہے تو انہوں نے پوری قوت سے تیراندازی کی جو مشکل سے خطا گئے۔ اس وقت صحابہ نبی ﷺ کی طرف بھاگے جبکہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے آپ کے چچازاد بھائی اور سفیان بن حارث بن عبدالمطلب خچر کو پکڑ کر آگے آگے چل رہے تھے آپ خچر سے اترے اور آپ نے اللہ سے مدد طلب کی اور فرمایا : میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے اپنے صحابہ کو منظم کیا اور صف میں کھڑا کیا۔

(بخاری: الجہاد والسیر :۲۹۳۰ مسلم: الجہاد۱۷۷۶)

۱۵-صبر اور بردباری

عن عَبْدِ اللَّهِ (بن مسعود) رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَسَمَ النَّبِیُّ قَسْمًا
فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِیدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ
فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ فَأَخْبَرْتُهُ
فَغَضِبَ حَتَّی رَأَیْتُ الْغَضَبَ فِی وَجْهِهِ
ثُمَّ قَالَ یَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَی قَدْ أُوذِیَ بِأَکْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے کوئی چیز تقسیم کی تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور بتا دیا تو آپ غصہ ہوئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر بھی غصہ کے آثار دیکھے۔ پھر فرمایا: اللہ حضرت موسیٰؑ پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا۔ مگر انہوں نے صبر کیا۔

(بخاری: احادیث الأنبیاء۳۴۰۵۔ مسلم الزکاۃ۱۵۶۲)

۱۶- اپنی ذات کے لئے بدلہ نہ لینا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ
مَا خُیِّرَ رَسُولُ اللَّهِ (بَیْنَ أَمْرَیْنِ
إِلَّا أَخَذَ أَیْسَرَهُمَا مَا لَمْ یَکُنْ إِثْمًا
فَإِنْ کَانَ إِثْمًا کَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ
وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ لِنَفْسِهِ
إِلَّا أَنْ تُنْتَهَکَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَیَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں نبی ﷺ کو جب بھی دو معاملات میں اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے جو آسان رہتا اسی کو اختیار کرتے جب تک

کہ وہ چیز باعث گناہ نہ ہو۔ اور باعث گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی بدلہ اور انتقام نہ لیا مگر جب اللہ کی حرمت پامال ہوتی تو صرف اس وقت اللہ ہی کے لئے بدلہ لیتے۔

(بخاری: المناقب ۳۵۶۰، مسلم الفضائل: ۲۳۲۷)

۱۷-تعزیرات کا نفاذ کیا گرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِی سَرَقَتْ
فَقَالُوا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ
فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَتَشْفَعُ فِی حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ
ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَکَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ
أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ
وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ
وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں قریش کی مخزومیہ عورت جس نے چوری کی تھی اسکا معاملہ کافی اہم تھا۔ صحابہ نے کہا اس سلسلہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے کوئی گفتگو کر سکتا ہے۔ کسی نے کہا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب اور قریبی ہیں صرف وہی اس کی ہمت کر سکتے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے حدود وقوانین کے بارے میں سفارش کرتے ہو آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم سے پہلے والوں کو ان کے اس عمل نے ہلاک کر دیا جب ان کا کوئی باعزت گھرانے کا چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب گھرانے کا چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے یعنی سزا دیتے۔ اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

(بخاری، احادیث الانبیا ۳۴۷۵ مسلم: الحدود ۱۶۸۸)

۱۸- عہد کا پورا کرنا اور اس کی پاسداری کرنا

عن حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ
مَا مَنَعَنِی أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّی خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِی حُسَيْلٌ
قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ
قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا
فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ
فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ

فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ (فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ
فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے غزوہ بدر میں شرکت کرنے سے صرف یہ چیز حائل ہوئی کہ میں اور میرے والد ''حسیل'' نکلے اور ہم کو کفار قریش نے پکڑ لیا، انھوں نے کہا: تم محمد ﷺ سے ملنا چلنا چاہتے ہو، ہم نے کہا: ہمارا ارادہ ان سے ملنا نہیں بلکہ ہم مدینہ کا قصد کر رہے ہیں، تو انھوں نے ہم سے اللہ کا عہد و پیمان لیا کہ ہم ضرور بضرور مدینہ واپس چلے جائیں گے اور ان کے ساتھ جنگ نہ کریں گے، تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پورا قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم دونوں مدینہ واپس چلے جاؤ، ہم ان کے عہد و پیمان کو پورا کریں گے اور (جنگ کے وقت) اللہ سے ان کے خلاف مدد مانگیں گے۔

(مسلم: الجہاد والسیر: ۱۷۸۷)

۱۹- تواضع اور خاکساری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ
كَأَنِّى أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِى وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ (لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِى
قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِى فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، حضرت بریرۃ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے جن کو مغیث کہہ کر پکارا جاتا تھا، گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے چکر لگا رہے ہیں، اتنا روتے کہ ان کے آنسوں داڑھی پر گرتے تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس رضی اللہ عنہ! کیا آپ کو مغیث کی بریرہ سے محبت پر اور بریرۃ کی مغیث سے نفرت پر تعجب نہیں ہوتا، اللہ کے رسول ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تم مغیث سے اپنا پہلے والا معاملہ کر لیتیں تو بہت بہتر تھا، بریرہ ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے حکم دے رہے ہیں، آپ نے فرمایا: نہیں! میں سفارش کر رہا ہوں، بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔

(بخاری: الطلاق: ۵۲۸۳)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِىُّ (يَفْعَلُهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان کا گذر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا تو انھوں نے ان لڑکوں کو سلام کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(بخاری: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۰۱۴)

كان يَزُورُ الأنصارَ وَ يُسَلِّمُ عَلى صِبْيانِهِم وَ يَمْسَحُ عَلىَ رُءُ وسِهِم

اللہ کے رسول ﷺ انصار سے ملنے جاتے ان کے بچوں کو سلام کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔

(نسائی: انس رضی اللہ عنہ، صحیح: صحیح الجامع: ۴۹۴۷)

۲۰- بچوں پر رحمت اور شفقت

كان إذا أُتِىَ بباكُورَةِ الثَّمرَةِ
وَضَعَها على عَينَيهِ ثم على شَفتَيهِ

ثم يُعْطِيهِ مَنْ يَّكُونُ عِندَه مِنَ الصِّبيانِ

نبی ﷺ کے پاس جب بھی نیا پھل لایا جاتا تو اسے پہلے اپنی آنکھوں سے لگاتے پھر اپنے ہونٹوں پر رکھتے، پھر آپ کے پاس جو بچے ہوتے ان کو عطا کرتے۔

(ابن السنی: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، طبرانی: ابن عباس رضی اللہ عنہ، الحکیم: انس رضی اللہ عنہ، صحیح: صحیح الجامع: ۴۶۴۴) (ضعیف الجامع: ۴۳۲۳)

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّىَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ

رسول ﷺ جب کسی سفر سے مدینہ آتے تو آپ مدینہ کے بچوں سے ملاقات کرتے۔

(احمد، مسلم، ابوداود: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ، صحیح: صحیح الجامع: ۴۷۶۵)

۲۱- بیویوں کے ساتھ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِى حِجْرِى

وَأَنَاحَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ

اللہ کے رسول ﷺ میری گود میں ٹیک لگا کر قرآن پڑھتے جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

(بخاری: الحیض: ۲۹۷، مسلم: الحیض: ۳۰۱)

۲۲- بیویوں کے حقوق کی رعایت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ

فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ

وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا

غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ

وَهَبَتْ يَوْمَهَاوَلَيْلَتَهَالِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ ﷺ

تَبْتَغِى بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے پھر قرعہ میں جس کا بھی نام نکلتا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے اور ہر بیوی کے لئے اس کا ایک دن اور رات اسی کو دیتے، سوائے سودہؓ کے کہ جنھوں نے نبی ﷺ کی بیوی عائشہؓ کو اپنی باری ہبہ کر دی تھی، اس سے ان کا مقصد نبی ﷺ کو خوش کرنا تھا۔

(بخاری: الھبة وفضلھا والتحریض علیھا، مسلم: فضائل الصحابہ: ۲۴۴۵)

۲۳- بیویوں کی دلجوئی اور ان کی خوشی کا خیال رکھا جائے

عَنْ عَائِشَةَ ...

وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ

فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ (وَإِمَّا قَالَ)
تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ
فَأَقَامَنِي وَرَائَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ
وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ
حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ ؟
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں...... عید کا دن تھا حبشی نیزہ وڈھال کا کھیل پیش کر رہے تھے، تو شاید میں نے خواہش ظاہر کی یا آپ نے خود پوچھا کیا تم دیکھنا چاہتی ہو، میں نے کہا: ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا اس حال میں کہ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ کہہ رہے تھے، اے ارفدہ کے بیٹو! کھیلو، کھیلو! یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپ نے پوچھا: بس کافی ہے، میں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر جاؤ۔

(بخاری: الجمعہ: ۹۵۰، مسلم: صلاۃ العیدین: ۸۹۲)

۲۴- بیویوں کی اصلاح اور ان کی تربیت

عَنْ عَائِشَةَ... قَالَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ
وَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِي قَصِيرَةً
فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجْتِ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمُزِجَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! صفیہ ایسی عورت ہیں، اور اپنے ہاتھ سے پستہ قد ہونے کا اشارہ کیا، تو آپ نے فرمایا: تم نے ایسی بات کہہ دی اگر اس کو سمندر میں ملا دیا جائے تو وہ گندہ ہو جائے۔

(ترمذی: صفۃ القیامہ)

۲۵- اولاد کی محبت اور اپنے بیٹے کی موت پر صبر کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ
ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ
فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ
قَدْ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا
فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ

فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِکْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ (فَأَمْسَکَ
فَدَعَا النَّبِيُّ (بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ
وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ
فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللَّهِ
فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ
فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا
وَاللَّهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِکَ لَمَحْزُونُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آج رات میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام اپنے باپ کے نام پر ”ابراہیم“ رکھا، پھر میں نے اسے ام سیف کے حوالہ کردیا- جو لوہار ابوسیف کی بیوی تھی- اور آپ ابراہیم کے پاس جانے لگے میں بھی آپ کے پیچھے چل دیا ہم ابوسیف کے پاس پہنچے اس حال میں کہ وہ اپنی بھٹی میں ہوا دے رہا تھا اور پورا گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا میں جلدی سے چل کر نبی ﷺ کے آگے ہوگیا، اور میں نے کہا: ابوسیف! رک جاؤ! اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے ہیں، وہ رک گیا، نبی ﷺ نے بچے کو منگوایا، اور اپنے سے چمٹا لیا پھر جو اللہ نے چاہا کہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے اس بچے کو آخری سانس لیتے ہوئے دیکھا، اللہ کے رسول ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے فرمایا: آنکھیں رو رہی ہیں اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے وہی کلمات نکالیں گے جن سے ہمارا رب راضی ہو‘ اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہارے لئے بہت غمگین ہیں۔

(بخاری: الجنائز: ۱۳۰۳ مسلم: الفضائل: ۲۳۱۵)

۲۶- غلط عقیدہ کی اصلاح وسدھار

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
کَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ
فَقَالَ النَّاسُ کَسَفَتْ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن اس دن ہوا جس دن آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگ کہنے لگے کہ سورج گرہن اس وجہ سے ہوا ہے کیونکہ آج ابراہیم (جو اللہ کے رسول ﷺ کے بیٹے ہیں) کی وفات ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند گرہن کسی کے مرنے اور زندہ رہنے پر نہیں ہوتا، اگر تم سورج یا چاند گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

(بخاری: الجمعہ: ۱۰۴۳، مسلم: الکسوف: ۹۱۵)

۲۷- نوکر اور خادم کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ

قَالَ أَنَسٌ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا
فَأَرْسَلَنِى يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ
وَفِى نَفْسِى أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِى بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ (
فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِى السُّوقِ
فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ (قَدْ قَبَضَ بِقَفَاىَ مِنْ وَرَائِى
قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ
فَقَالَ يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ
مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَىْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا
أَوْ لِشَىْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ با اخلاق تھے، آپ نے مجھے ایک دن کسی ضرورت کے تحت بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہ جاؤں گا ، جبکہ میرے دل میں تھا کہ نبی ﷺ نے مجھے جس کام کا حکم دیا ہے اس کے لئے میں جاؤں گا، میں نکلا یہاں تک کہ میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ نے میرے پیچھے سے گدی پکڑی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔

آپ نے فرمایا: انیس! کیا تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے تم کو بھیجا تھا، میں نے کہا: ہاں! اللہ کے رسول ﷺ میں ضرور جاؤں گا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اللہ کے رسول ﷺ کی نو سال خدمت کی لیکن میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کسی کام کے کرنے پر کہا ہو کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور نہ مجھے کسی کام کے نہ کرنے پر یہ کہا ہو کہ تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

(مسلم: الفضائل: ۲۳۱۰)

۲۸- خدمت گذار کو دعا دینا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِىَّ (دَخَلَ الْخَلَاءَ
فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا
قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی لا کر رکھ دیا، آپ نے پوچھا: یہ کس نے رکھا ہے، آپ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے دین میں سمجھ عطا فرما۔

(بخاری: الوضوء: ۱۴۳، مسلم: فضائل الصحابہ: ۲۴۷۷)

۲۹- بڑے لوگوں کا احترام اور ان کی عزت و توقیر

جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِيهِ أَبِى قُحَافَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَحْمِلُهُ

حَتَّى وَضَعهُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللَّهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِأَبِى بَكْرٍ

لَوْ أَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِى بَيْتِهِ لَأَتَيْنَاهُ - مَكْرُمَةً لِأَبِى بَكْرٍ-

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس فتح مکہ کے دن اٹھائے ہوئے لیکر آئے اور انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے اتارا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ضعیف آدمی کو اگر ان کے گھر ہی پر رہنے دیتے تو ہم خود ان کے پاس جاتے۔ (آپ نے یہ بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شرافت کی وجہ سے کہی تھی)

(احمد:۱۲۱۷۴)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِى الْأَكْحَلِ

فَضَرَبَ النَّبِىُّ (خَيْمَةً فِى الْمَسْجِدِ

لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيب

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ کو جنگ خندق کے روز کولہے میں چوٹ لگ گئی، نبی ﷺ نے (ان کے لئے) مسجد میں ایک خیمہ لگوایا، تاکہ آپ قریب سے ان کی عیادت کرسکیں۔

(بخاری: صلاۃ:۴۶۳، مسلم: جہاد:۱۷۶۹)

۳۰- کمزوروں کی حالت کی رعایت اور ان پر رحم وکرم

عَنْ النَّبِىِّ قَالَ

إِنِّى لَأَقُومُ فِى الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا

فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِىِّ

فَأَتَجَوَّزُ فِى صَلَاتِى كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

نبی ﷺ نے فرمایا: میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور نماز لمبی کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے بچوں کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو میں نماز مختصر کردیتا ہوں تاکہ کہیں بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔ (بخاری: الاذان:۷۰۷)

۳۱- مریضوں اور کمزور مسلمانوں کی عیادت

كَانَ يَأْتِى ضُعَفَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَزُوْرُهُمْ

وَ يَعُودُ مَرْضَاهُمْ وَ يَشْهدُ جنائزَهم

آپ کمزور مسلمانوں کی زیارت اور بیماروں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔

(بخاری، ابن حبان، حاکم: سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ) (صحیح: صحیح الجامع:۴۸۷۷)

كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ :

لَا بَأْس طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

جب آپ کسی مریض کے پاس عیادت کی غرض سے جاتے تو کہتے: گھبرانے کی بات نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو بہت جلد شفا حاصل ہوگی۔

(بخاری: ابن عباس رضی اللہ عنہ: صحیح: صحیح الجامع: ۴۷۱۸)

۳۲- کمزوروں اور مسکینوں کی دلجوئی کرنا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا
كَانَ يُهْدِى لِلنَّبِيِّ الْهَدِيَّةَ مِنَ الْبَادِيَةِ
فَيُجَهِّزُهُ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ
فَقَالَ النَّبِىُّ إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ
وَكَانَ النَّبِىُّ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا
فَأَتَاهُ النَّبِىُّ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ
فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ
فَقَالَ الرَّجُلُ أَرْسِلْنِى مَنْ هَذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِىَّ
فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِىِّ حِينَ عَرَفَهُ
وَجَعَلَ النَّبِىُّ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِى الْعَبْدَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا وَاللَّهِ تَجِدُنِى كَاسِدًا
فَقَالَ النَّبِىُّ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ
أَوْ قَالَ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتَ غَالٍ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک صاحب دیہات میں رہتے تھے جن کا نام زاھر تھا، وہ نبی ﷺ کے لئے دیہات سے ہدیہ لیکر آتے اور جب وہ واپس جانے لگتے تو رسول ﷺ ان کو ساز و سامان سے لاد دیتے، نبی ﷺ نے فرمایا: زاھر ہمارے لئے دیہات ہیں اور ہم ان کے لئے شہر ہیں، نبی ﷺ ان کو بہت چاہتے تھے وہ بدصورت آدمی تھے نبی ﷺ ایک دن ان کے پاس آئے اور وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے، تو آپ نے ان کو پیچھے سے پکڑ لیا اور وہ دیکھ نہ سکے، انھوں نے کہا: ارے کون ہے؟ مجھے جلد چھوڑو، جب مڑ کر دیکھا تو نبی ﷺ کو پایا، نبی ﷺ کے سینہ سے ان کی پیٹھ کو جو کچھ درد ہوا انھوں نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی جس وقت انھیں آپ کے بارے میں معلوم ہوا، نبی ﷺ کہنے لگے: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا، تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: تب تو اللہ کی قسم! آپ یقیناً مجھے بہت ہی سستا پائیں گے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: لیکن اللہ کے نزدیک تم کم قیمتی نہیں ہو یا یہ کہا کہ اللہ کے نزدیک تم قیمتی ہو۔

(احمد: اس کی سند صحیح ہے اور شیخین کی شرط پر ہے)

۳۳- غلاموں کے ساتھ برتاؤ

عَنْ أَبِى مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِىِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِى
فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِى صَوْتًا
اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ

فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ
فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ- أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ-

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا ایک غلام تھا جس کی میں پٹائی کرر ہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی۔ اے ابومسعود رضی اللہ عنہ! تم جان لو اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنا تم اس غلام پر رکھتے ہو، جب میں مڑا تو دیکھا وہ رسول اللہ ﷺ ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ غلام اللہ کے لئے آزاد ہے، آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تم کو جلا دیتی یا آگ تمہیں پکڑ لیتی۔

(مسلم: الایمان: ١٦٥٩)

عَنْ زَاذَانَ أَبِى عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا
قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا
فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا
إِلَّا أَنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ
مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ

حضرت زاذان ابوعمرو کہتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ نے ایک غلام آزاد کر دیا تھا، حضرت زاذان کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زمین سے ایک لکڑی یا اس جیسی کوئی چیز لی اور فرمایا: میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اس میں اس تنکے کے برابر بھی اجر نہیں ہے مگر ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کو چانٹا مارے یا زدوکوب کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے۔

(مسلم: الایمان: ١٦٥٧)

عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ
لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّى سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ
فَقَالَ لِى النَّبِىُّ
يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ
إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمْ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ
فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ
وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ
فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے مقام زبدہ میں اس حال میں ملا کہ آپ اور آپ کے غلام پر ایک ہی جیسا کپڑا تھا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں پوچھا: تو انھوں نے فرمایا: کہ میں نے ایک آدمی سے گالم گلوج کیا اور اس کو میں نے اس کی ماں کی عار اور شرم دلائی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تم نے اس کو اس کی ماں کی عار دلائی تم تو ایک ایسے انسان ہو جس کے اندر ابھی بھی جہالت پائی جاتی ہے، تمہارے غلام

تمہارے بھائی ہیں تمہارے دوست ہیں جن کو اللہ تعالی نے تمہارے ماتحت کر دیا تو جس کا بھائی اس کا ماتحت ہو تو اسے چاہیئے کہ جو وہ خود کھائے وہی اپنے بھائی کو بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اپنے بھائی کو پہنائے، اور تم ان کو ایسے کام کرنے کا مکلّف ذمہ دار نہ بناؤ کہ وہ اس کو نہ کر سکیں اور اگر مکلّف بنا ہی دو تو ان کی مدد کرو۔

(بخاری: الایمان: ٣٠، مسلم: الایمان: ١٦٦١)

٣٤- مشرکوں کے لئے پانی طلب کرنا

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه قَالَ ... فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ

فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّى عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ السَّنَةُ

حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ

فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ

وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنْ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ

فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَىْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَکَ قَدْ هَلَكُوا

فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا

ثُمَّ قَالَ تَعُودُونَ بَعْدَ هَذَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔۔۔ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کو دیکھا کہ وہ آپ کی نافرمانی پر ہی اتر آئے ہیں تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو یوسف علیہ السلام کی طرح میری بھی قریش کے خلاف قحط سے مدد کر، ان کو قحط نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ قحط سالی نے تمام چیزوں کو چٹ کر لیا اور قریش مکہ چمڑے اور ہڈی کھانے پر مجبور ہو گئے بعض راویوں نے کہا۔ کفار نے چمڑے اور مردار تک کھائے۔ اور زمین سے دھویں کی طرح کچھ نکلنے لگا۔ ابو سفیان اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے، اے محمد! یقیناً قوم ہلاک ہو گئی آپ دعا کر دیجئے، کہ اللہ ان سے اس مصیبت کو دور کرے آپ نے دعا کی اور فرمایا: تم لوگ پھر وہی حرکتیں دوبارہ کرو گے۔

(بخاری: تفسیر القرآن: ٤٨٢٤، مسلم: صفت الجنۃ والنار: ٢٧٩٨)

٣٥- مشرکین کے لئے دعاءِ ہدایت

عن أَبى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ

قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِىُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِىِّ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا

فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی راہ اپنالی ہے اور حق قبول کرنے سے انکار کر رہا ہے لہذا آپ ان پر بددعا کر دیجئے۔ لوگ کہنے لگے "قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا"۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں ہدایت کے ساتھ میرے پاس لے آ۔

(بخاری: الجہاد والسیر: ٢٩٣٧، مسلم: فضائل الصحابہ: ٢٥٢٤)

٣٦- مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب و تلقین

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ
قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي
قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس میری ماں آئیں اس وقت وہ مشرکہ تھیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ان سے حسن سلوک کروں؟ جبکہ وہ اسلام کی طرف راغب بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

(بخاری: الھبۃ: ۲۶۲۰ ،مسلم: الزکاۃ: ۱۰۰۳)

۳۷- قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : كَانَ أُسَرَاؤُهُمْ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكِيْنَ
وَيَشْهَدُ لِهٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَمَرَ أَصْحَابَهُ يَومَ بَدْرٍ أَنْ يُكْرِمُوْا الْأُسَارَى
فَكَانُوْا يُقَدِّمُوْنَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ عِنْدَ الْغَدَاءِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس وقت ان کے قیدی مشرک تھے، محل استشھاد یہ ہے کہ رسول ﷺ نے اپنے صحابہ کو بدر کے دن حکم دیا کہ وہ قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

اس کا اثر یہ تھا کہ صحابہ کرام کھانا کھاتے وقت اپنے آپ پر قیدیوں کو ترجیح دیتے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر: سورہ دھر: ۸)

۳۸- جانوروں کے ساتھ حسن سلوک

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ...
فَدَخَلَ أى رسول الله حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ
فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ
فَأَتَاهُ النَّبِيُّ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ
فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ
فَجَاءَ فَتًى مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا

فَإِنَّهُ شَکَا إِلَيَّ أَنَّکَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، آپ نے وہاں ایک اونٹ دیکھا جب اس اونٹ نے نبی ﷺ کو دیکھا تو وہ منمنانے لگا آپ نے اس کی دونوں کنپٹیوں کو سہلایا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر آپ نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ میرا اونٹ ہے! آپ نے فرمایا: یہ جانور جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا ہے اس کے بارے میں اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے کیونکہ یہ اونٹ ابھی مجھ سے شکایت کر رہا تھا کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور ہمیشہ کام لیتے ہو۔

(ابوداوٗد: الجھاد: مایومر بہ من القیام علی الدواب والبھائم)

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﴿ قَالَ
بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِی فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ
فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ
فَإِذَا هُوَ بِکَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْکُلُ الثَّرَی مِنْ الْعَطَشِ
فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِی بَلَغَ بِی
فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَکَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِیَ فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ أَجْرًا
قَالَ فِی کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی پیدل سفر کر رہا تھا کہ اس کو سخت پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اترا اور پانی پی کر اوپر نکل آیا تو کیا دیکھتا ہے ایک کتا ہے جو زمین کو پیاس کی شدت سے چاٹ رہا ہے، اس نے کہا: اس کو بھی وہی حالت درپیش ہے جو اس سے پہلے مجھے تھی، اب اس نے جا کر اپنے موزے کو پانی سے بھرا اور منہ میں پکڑ کر کنویں کے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کو معاف کر دیا، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمیں جانوروں میں بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر تازہ دل والے کے ساتھ اجر ہے۔ (بخاری: المساقات: ۲۳۶۳، مسلم: السلام: ۲۲۴۴)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (ابن مسعود) قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﴿ فِی سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ
فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَائَتْ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ
فَجَاءَ النَّبِیُّ ﴿ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا
وَرَأَی قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ قُلْنَا نَحْنُ
قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِی أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، آپ اپنی ضرورت کے لئے کسی طرف نکلے اور ہم نے ایک سرخ پرندہ اور اس کے ساتھ اس کے دو بچے دیکھے اور اس کے دونوں بچے ہم نے پکڑ لئے، اب وہ سرخ پرندہ آگیا اور ادھر ادھر اڑنے لگا، اور نبی ﷺ واپس آگئے، آپ نے دیکھا تو فرمایا: کس نے اس کے بچوں کو لیکر اس کو پریشان کیا ہے اس کے بچوں کو اسے واپس کر دو، اسی طرح آپ نے چیونٹیوں کا ریک بھی دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا آپ نے پوچھا: اس کو کس نے جلایا ہے؟ ہم نے کہا: ہم سب نے جلایا ہے، آپ نے فرمایا: آگ کا عذاب دینا صرف آگ کے پیدا کرنے والے ہی کو مناسب ہے۔

(صحیح ابی داوٗد:: ۲۳۲۹، صحیح)

۳۹- دشمنوں سے بھی حکمت کے ساتھ فائدہ اٹھانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ نَاسٌ مِنْ الْأَسْرَى يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِدَاءٌ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ (فِدَائَهُمْ أَنْ يُعَلِّمُوا أَوْلَادَ الْأَنْصَارِ الْكِتَابَةَ
قَالَ فَجَاءَ يَوْمًا غُلَامٌ يَبْكِي إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ ضَرَبَنِي مُعَلِّمِي
قَالَ الْخَبِيثُ يَطْلُبُ بِذَحْلِ بَدْرٍ وَاللَّهِ لَا تَأْتِيهِ أَبَدًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے قیدیوں میں کچھ ایسے بھی قیدی تھے جن کے پاس فدیہ کے لئے کچھ بھی نہ تھا، اللہ کے رسول ﷺ نے ان کا فدیہ یہ مقرر فرمایا کہ وہ انصار کے بچوں کو لکھنا سکھا دیں، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک بچہ روتے ہوئے اپنے والد کے پاس آیا تو اس کے والد نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ بچے نے کہا: مجھے میرے استاد نے مارا ہے، اس کے والد نے کہا: خبیث کہیں کا وہ بدر کا بدلہ لینا چاہتا ہے، اللہ کی قسم! تم اس کے پاس نہ جانا۔

(احمد:۲۱۰۶)